روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۵۶ | منگل ۲۵- رمضان ۱۴۱۴ھ ' ۸- امان ۱۳۷۳ ہش ' ۸- مارچ ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان خاص برکات اور رحمتیں لیکر آتا ہے

رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور خاص رحمتیں لیکر آتا ہے۔یوں تو اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسان کے دروازے ہروقت کھلے رہتے ہیں اور انسان جب چاہے ان سے حصہ لے سکتا ہے۔ صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے ورنہ اس کی طرف سے دینے میں دیر نہیں لگتی کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر بعض دفعہ دوسروں کے دروازے پر چلا جاتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خدا تعالیٰ جس نبی کو اپنی امانت دیتا ہے اس سے ادنیٰ سی بھی ثباتِ قدم میں کمی نہیں ہوتی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچپن سے ہی امین مشہور تھے اور نبوت کے بعد بھی اسی مقام پر رہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر دیئے گئے درس قرآن مورخہ ۲۶- فروری ۱۹۹۴ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۲۶ فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے سورہ آل عمران کی آیات ۱۶۱ تا ۱۶۴ کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔ حضرت صاحب کا یہ درس احمدیہ ٹیلی ویژن سے ماہ رمضان میں جمعہ کے سوا روزانہ نشر ہوتا ہے اردو میں یہ درس دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ سات زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر ہوتا ہے یہ زبانیں انگریزی' فرانسیسی' جرمن' بوسنین' ترکی' روسی اور عربی ہیں۔

آیت ۱۶۱ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر اللہ تمہاری مدد فرمائے تو کوئی نہیں جو تم پر غالب آسکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے تمہیں چھوڑ تو نہیں دیا۔ اگر خدا تمہیں چھوڑ دے تو پھر کوئی تمہاری مدد بھی نہیں کر سکتا۔ ان آیات میں جنگ احد میں پہنچنے والے نقصانات کا ذکر ہے۔ اس حوالے سے "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا نقصان وقتی ہوا ہے بظاہر مدد نہیں ملی لیکن تم چھوڑے ہوئے نہیں ہو۔ اور جسے خدا نہ چھوڑے اسے کوئی غم نہیں ہوتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہاں پر جو بعد کا لفظ استعمال ہوا ہے کہ اللہ کے بعد کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکتا اس سے زمانی بعد' مراد نہیں ہے۔ اگر زمانی بعد مراد لیا جائے تو نعوذ باللہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ کے گزر جانے کے بعد یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا مطلب یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جو مدد کر سکے۔ آپ نے فرمایا کہ حدیث لانبی بعدی میں بھی یہی مراد ہے۔

اللہ پر توکل کا مقام حضرت صاحب نے فرمایا کہ جنگ احد کے حوالے سے اس میں اللہ پر توکل کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ تم اللہ پر توکل کرو اور یہ خیال بھی نہ کرو کہ اللہ تمہیں چھوڑ دے گا۔ دیکھو اللہ نے تمہیں کیسا معاف کر دیا ہے کہ اب وہ تمہیں بلا رہا ہے۔ کہ مجھ پر توکل کرو میں تمہیں چھوڑنے والا نہیں ہوں۔

آیت ۱۶۲ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا اس میں ذکر ہے کہ کسی نبی کے یہ شایان شان نہیں ہے کہ وہ خیانت کرے جو بھی کرے گا وہ قیامت کے دن اس خیانت کا بوجھ اٹھائے گا۔ کیونکہ اس روز ہر شخص کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ جو وہ کمائے گا۔

نبیوں کا بلند مقام حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہاں پر انبیاء کا ذکر ہے اس لئے انبیاء کے مقام و مرتبہ کے حوالے سے یہاں پر ہرگز کسی مالی بددیانتی کا ذکر ہونے کا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ بلکہ اس سے مراد وہ امانت ہے جس سے مراد قرآن کریم اور شریعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے قرآن اور شریعت کی امانت پیش کی تو سب ڈر گئے اور اس امانت کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا۔ تب یہ انسان' یعنی انسان کامل آگے بڑھا اور اس کو اٹھا لیا۔ یہاں نبی کے حوالے سے خیانت کا ذکر ہو تو اسی امانت کا ذکر کیا جائے گا۔ اور اس آیت کا مطلب یہ بنتا ہے کہ اللہ کا نبی نہ ادنیٰ میں خیانت کرتا ہے اور نہ اعلیٰ میں۔ اس میں تمام انبیاء شامل فرما دیئے گئے ہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ کوئی عام نبی بھی ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔ کسی نبی کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اس کے اندر کینے چھپے ہوں۔ نبی کے ذکر میں یہ معنی کرنے جائز ہی نہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم کے ان اعلیٰ معنوں کو فراموش کر کے اکثر مفسرین حضرت نبی کریم ﷺ پر لگنے والے ایک ذلیل اور لغو الزام کی بحث میں پڑ گئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرمایا کہ سخاوت کے نام پر حد سے زیادہ اسراف بھی جائز نہیں اور دوسری طرف بالکل کنجوسی بھی جائز نہیں۔

حضرت موسیٰ کے معجزے کا لطیف مطلب حضرت صاحب نے ضمناً حضرت موسیٰ کا ذکر فرمایا جن کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ وہ اپنے ہاتھ کو اپنی جیب میں سمیٹ لیں اور جب ہاتھ نکالیں گے تو وہ روشن ہو گا۔ اس کا ایک نہایت لطیف اور اعلیٰ مطلب حضرت صاحب نے یہ بیان فرمایا کہ

باقی صفحہ ۶ پر

درخواست دعا

○ محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود رقم فرماتی ہیں۔

برادرم محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی طبیعت چند ماہ سے خراب چلی آرہی ہے۔ انہوں نے ٹیلی فون پر بتایا ہے کہ ان کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ لیکن شوگر کی زیادتی کی وجہ سے فی الحال نہیں ہو رہا۔ ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ تمام بزرگان سلسلہ' بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ میاں صاحب کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

میرے میاں عبدالرحیم احمد صاحب جو ایک لمبا عرصہ سے دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں آج کل ان کی طبیعت بھی خراب ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر وقف جدید کی ہمشیرہ عزیزہ نگہت طاہرہ صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد لطیف احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ مورخہ ۶- مارچ ۹۴ء بوقت ساڑھے بارہ بجے دن لاہور میں وفات پا گئیں۔ ان کی عمر ۲۶ سال تھی۔ موصوفہ ۶- فروری کو بیمار ہوئیں ۸ یوم فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہیں۔ ۱۳- فروری کو انہیں جنرل ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا۔ جس کے بعد گھر لایا گیا۔ اور علاج جاری رہا۔

موصوفہ کو جنرل سیکرٹری لجنہ دارالنصر غربی کے طور پر کافی عرصہ خدمت دین کا موقع ملا۔ وفات سے قبل آپ بطور سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید کام کر رہی تھیں۔ بیماری کے دوران پیغام دیا کہ میرے رجسٹر وغیرہ صدر صاحبہ کو دے دیں تاکہ سلسلہ کا کام نہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۸ - امان ۱۳۷۳ ہش　　۸ - مارچ ۱۹۹۴ء

ناامیدی گناہ ہے

مولا کریم و رحیم آزمائشیں خود ہی ڈالتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو ساری مشکلات اور تمام مصائب آن واحد میں دور ہو جائیں اس کی آزمائشوں کے پیچھے تہہ در تہہ حکمتیں ہوتی ہیں جو کبھی انسان کی سمجھ میں آجاتی ہیں اور کبھی نہیں بھی آتیں۔ اس لئے انسان کے لئے تقویٰ اور روحانیت کا بالاتر اور اعلیٰ تر مقام یہ ہے کہ وہ کبھی بھی خدا تعالیٰ کی جناب سے مایوس یا ناامید نہ ہو۔ اور کبھی بھی اس ذات سے منہ نہ موڑے۔

اللہ تعالیٰ کی حکمتیں سمجھ میں آجائیں تو بے شک روح میں زیادہ بشاشت پیدا ہوتی ہے۔ قربانی کرنے کے لئے اور زیادہ ولولہ تازہ ملتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بظاہر کوئی مصلحت یا حکمت انسان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ ایسا کیوں ہوا؟ اس وقت اللہ کی رضا پر پورے صبر و شکر سے راضی ہونا اللہ کی محبت کا اعلیٰ نشان ہے۔ ایسے وقت میں ناامیدی کو پاس نہ پھٹکنے دینا اعلیٰ سعادت ہے۔

جماعت احمدیہ کے افراد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اللہ تعالیٰ کی پاک ذات پر زندہ اور مستحکم ایمان کے حامل ہیں۔ ہر احمدی اپنے مولا کی محبت اور اس پر ایمان کی مستحکم چٹان پر کھڑا ہے۔ ہر احمدی جانتا ہے کہ کچھ ہو جائے اور پہچانتا ہے کہ

موج خوں سر سے گذر ہی کیوں نہ جائے
آستان یار سے ہٹ جائیں کیا؟

ہمیں یقین کامل ہے تاریکیوں کا سینہ پھاڑتی ہوئی صبح ضرور طلوع ہوگی۔ یہ تاریکی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔ بہار آئے گی۔ نئے شگوفے اور تازہ غنچے روحانیت کے باغ میں ضرور کھلیں گے۔ مولا کی محبت اس پاک پیارے کا پیار شدید بادلوں گہری دھند اور ہاتھ کو ہاتھ نہ سجھائی دینے والی تاریکی میں بھی ہمارا ہاتھ پکڑے گا اور ہم کو کامیابی اور سرخروئی کے ساتھ منزل پر جا اتارے گا۔

دنیا ادھر سے ادھر ہو سکتی ہے۔ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے۔ دریا اپنی روانی بدل کر الٹا بہنے لگ سکتا ہے لیکن جو قید ہیں وہ جلد رہائی پائیں گے جو گمراہ ہیں وہ جلد ہدایت سے بہرہ ور ہونگے۔

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں میں

وہی دیتا ہے عزت جس کو چاہے
اُسی کے ہاتھ میں تذلیل بھی ہے
دلیلِ مرگ بن جاتی ہے دُوری
اُسی سے پیار اپنی زندگی ہے

ابوالاقبال ۹۴-۳-۲

نذرِ نسیم سیفی

ہاتھ میں لوہے کا زیور کس طرح چھنکائے ہے
"یہ نصیب! اللہ اکبر! لوٹنے کی جائے ہے"

لو ہمارا یار سینہ تان کر مسکائے ہے
یہ سعادت صرف اہلِ دل کے حصے آئے ہے!

کون ایسا ہے جو زنجیروں سے دھوکا کھائے گا؟
کوئی ایسا ہے جو زنجیروں سے دھوکا کھائے ہے!

خامشی تو عندلیبِ زار کا شیوہ نہیں
جسم پابندِ قفس ہے اور پھر بھی گائے ہے

روح ناچے ہے جو دیکھے ہے کہیں دار و رسن
کون کافر ہے جو دار و گیر سے گھبرائے ہے؟

اللہ اللہ وہ پسِ دیوار زنداں کی فضا
"رنگ کھلتا جائے ہے جتنا کہ اڑتا جائے ہے"

پرویز پروازی

○

اللہ کی نگہ میں جیت گئے
جو اس کی خاطر ہارے ہیں
سیفی جی اور ان کے ساتھی
یہ سب ہی ہم کو پیارے ہیں

آزمائش ہے، اِبتلا ہے
یہ بھی اک وجہِ اِرتقاء ہے
تیرے فضلوں کی یا الٰہی!
کوئی حد ہے نہ اِنتہاء ہے

محمد سعید انصاری

قطعات کی بہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاوت ہم نے خود بھی کی ہے اوروں سے بھی کروائی
کہ شاید اپنی اس نیکی کی ہو جائے پذیرائی
مرے مولا ترے در پر ہر اک آجائے تو اچھا
ترے در سے پرے رہنا ہے رُسوائی ہی رُسوائی

۲۷-۲-۹۴

ہم بفضلِ ایزدی منزل کے ہیں بالکل قریب
گو ہمارے غیر کو لگتا ہے یہ سب کچھ عجیب
آسماں کے فیصلے سب کو نہیں آتے نظر
وہ سمجھتے ہی نہیں کس طرح سنتا ہے مُجیب

۲۷-۲-۹۴

اپنا کردار زمانے کو دکھایا ہم نے
خالقِ کُل کی طرف سب کو بُلایا ہم نے
ہم سمجھتے ہیں یہی کام ہے سب سے بہتر
اور سب کاموں کو اب دل سے بُھلایا ہم نے

۲۷-۲-۹۴

موسم کے بدلنے سے بدل جاتے ہیں دن رات
اک حال پہ رہتے نہیں اس دنیا کے حالات
اس بات سے ہو سکتا ہے انکار نہ ہوگا
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

۲۸-۲-۹۴

مرا سلام یہی ہے مری دعا ہے یہی
یہی ہے پیار مرا اور مری وفا ہے یہی
ہر ایک شخص کہ جو مجھ کو یاد کرتا ہے
ہر ایسے دوست کی خاطر مرا صلہ ہے یہی

۲۷-۲-۹۴

اس دوسری صدی کا عنوان ہے ترقی
رفتار پر ہماری حیران ہے ترقی
سب لوگ مانتے ہیں اس بات کو اصولاً
ساری ترقیوں کا سامان ہے ترقی

۲۸-۲-۹۴

جب تک رہے گا یہ حال اپنا
بڑھتا رہے گا اقبال اپنا
کرتے رہیں گے قربان ہم بھی
جان اور عزت اور مال اپنا

۲۷-۲-۹۴

ہمارا ہاتھ پکڑ کر خدا چلاتا ہے
امامِ وقت کو رستہ وہی دکھاتا ہے
کوئی ہمارے تعاقب میں کس طرح آئے
کہ گردِ راہ کا بادل اسے ڈراتا ہے

۲۸-۲-۹۴

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محمد عارف طاہر

محترم مولوی عبدالمجید صاحب

یہ مضمون محترم مولوی عبدالمجید کے صدارت کے عہدے سے علیحدگی کے وقت ان کی خدمت میں سپاس نامہ کے طور پر پڑھے جانے والے مضمون سے ماخوذ ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

عاقل کا یہاں کچھ کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود میرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

بلاشبہ محترم مولوی عبدالمجید کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو آپ کی اس منشاء کو پورا کرنے والے تھے کیونکہ ۱۹۴۶ء میں حضرت مولوی صاحب جب دہلی کی جماعت کے ممبر ہونے کی حیثیت سے وہاں قیام پذیر تھے اس وقت دہلی کی جماعت کے صدر بابو اکبر علی صاحب نے حضرت مصلح موعود سے مربی سلسلہ کے دہلی میں تقرر کے لئے درخواست کی تو حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ جہاں مولوی عبدالمجید اور آپ کے بھائی مولوی عبدالحمید ہوں وہاں مربی کی ضرورت نہیں گویا دوسرے لفظوں میں آپ باقاعدہ واقف زندگی نہ ہوتے ہوئے بھی اپنی زندگی خدا کے نام لگا چکے تھے۔

آپ کا نام مولوی عبدالمجید اور والد کا نام عبدالرحیم ہے آپ ۱۵۔ جون ۱۹۰۳ء میں پیدا ہوئے ۱۹۱۹ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۲۰ء میں گورنمنٹ آف انڈیا میں بطور کلرک سرکاری ملازمت کا آغاز کیا۔ ۱۹۲۱ء میں ۱۸ سال کی عمر میں احمدیت قبول کی اس وقت دہلی شہر کی چھوٹی سی جماعت تھی اس وقت شعبہ اصلاح وارشاد کی بجائے شعبہ دعوت (الی اللہ) و تعلیم تربیت ہوا کرتا تھا چنانچہ آپ کو سیکرٹری (دعوت الی اللہ) مقرر کیا گیا آپ نے اپنا یہ کام نہایت ہی احسن رنگ میں انجام دیا جس کا اعتراف کرتے ہوئے ۱۹۲۱ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ کا نام لے کر آپ کے کام کی تعریف کی اور جماعت احمدیہ دہلی کو اول قرار دیا۔

۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۳ء تک آپ اسی عہدے پر فائز رہے اوائل ۱۹۲۴ء میں آپ کو خیال آیا کہ کیوں نہ قادیان جا کر تعلیم حاصل کی جائے چنانچہ آپ نے ۳ ماہ کی رخصت لی اور قادیان تشریف لے گئے وہاں کچھ اور لوگ بھی اسی ارادہ سے تشریف لائے ہوئے تھے لہٰذا جنوری ۱۹۲۴ء میں حضرت مصلح موعود نے مولوی کلاس کا اجراء فرمایا اور حضرت مولانا ابوالعطاء حضرت مولانا عبدالرحمٰن جٹ اور محترم مولانا مبارک احمد جو حضرت حافظ روشن علی کے داماد تھے کو پڑھانے کے فرائض سونپے دوران تعلیم مزید چھٹی لیتے رہے اور مسلسل ۹ ماہ آپ نے قادیان میں تعلیم حاصل کی ۹ ماہ پورے ہونے پر آپ کے محکمہ کی طرف سے نوٹس آیا کہ فوراً حاضری دیں ورنہ آپ کی ملازمت ختم کر دی جائے گی چنانچہ آپ نے حضرت مصلح موعود سے مشورہ کیا تو حضرت امام جماعت الثانی نے ملازمت جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ وہاں جا کر تعلیم جاری رکھو چنانچہ آپ واپس تشریف لے گئے اور ملازمت دوبارہ شروع کر دی اور جماعت احمدیہ دہلی کے سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر کئے گئے۔

اسی دوران ۱۹۲۵ء میں "مولوی" کا اور ۱۹۲۷ء میں مولوی فاضل کا ۱۹۲۸ء میں ایف اے اور ۱۹۲۹ء میں بی۔ اے کا امتحان پاس کیا اس سارے عرصے میں آپ سیکرٹری تعلیم و تربیت کے فرائض بھی سر انجام دیتے رہے اور آپ کا یہ معمول تھا کہ ہر اتوار کو چھٹی کے روز علی الصبح گھر سے نکلتے اور شہر کے تمام احمدی گھرانوں میں جا کر تعلیم و تربیت کا جائزہ لیتے اس طرح آپ کا ہر فرد جماعت سے ذاتی تعلق رہا۔

۱۹۴۰ء میں دوسری جنگ کے دوران آپ کا تبادلہ لاہور میں ہو گیا لاہور میں اس وقت سیکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری عبدالستار تھے جب چوہدری عبدالستار کو آپ کی آمد کا پتہ چلا تو انہوں نے آپ کی غیر موجودگی میں آپ کا نام تجویز کر کے آپ کو اس عہدے پر فائز کروا دیا۔ چنانچہ جب آپ لاہور پہنچے تو امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے آپ کو تقرری کا حکم ملا اور ساتھ ہی امیر صاحب نے آپ کی رہائش کا انتظام اسلامیہ پارک میں کروا دیا وہاں تقریباً ۲۰۔ احباب کی جماعت تھی چوہدری عبدالرحیم صاحب صدر تھے ان کے گھر کے ایک حصہ میں نماز ہوا کرتی تھی انہوں نے آپ کو امام الصلوٰۃ اور درس القرآن کی ڈیوٹی بھی تفویض کر دی۔

دسمبر ۱۹۴۰ء میں جلسہ سالانہ کے بعد بنارس میں آپ کے خسر کا انتقال ہوا تو آپ کے بیوی بچے بنارس چلے گئے اور اندرون دہلی دروازہ آپ اپنے ایک عزیز کے ہاں رہائش پذیر ہوئے اور جب آپ بیت الذکر دہلی دروازہ نماز ادا کرنے گئے تو باوجودیکہ وہاں بڑے بڑے بزرگ حضرت مرہم عیسیٰ اور حضرت عبدالعزیز مغل جیسے موجود تھے آپ کو امام الصلوٰۃ اور درس القرآن کا کام سپرد کر دیا گیا اور ساتھ ساتھ آپ سیکرٹری تعلیم و تربیت کے فرائض بھی بطریق احسن سرانجام دیتے رہے۔

جنوری ۱۹۴۲ء میں آپ کا تبادلہ چرہٹہ کے قریب محکمہ کنٹرول ہرنس فیکٹری میں ہوا اور آپ آفس سپرنٹنڈنٹ ہو گئے۔ اور وہاں کے امیر جماعت قاضی محمد منیر جو پروفیسر قاضی اسلم کے بھائی تھے نے ایک الگ حلقہ بنایا اور چرہٹہ کا آپ کو صدر اور امام الصلوٰۃ بنا دیا ۱۹۴۲ء کے آخر تک ایک سال آپ نے وہاں کام کیا ۱۹۴۳ء میں آپ کو آپ کے اپنے محکمہ میں دہلی میں آفس سپرنٹنڈنٹ کا چانس ملا اور آپ دہلی واپس تشریف لے آئے اور دہلی میں ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۷ء تک سیکرٹری تعلیم و تربیت کے فرائض ادا کرتے رہے ۱۹۴۷ء میں کراچی آگئے اور یہاں یہ فیصلہ ہوا کہ جو عہدیدار دہلی میں جس جس عہدے پر فائز تھے وہ اسی عہدہ پر کام کریں چنانچہ ۱۹۴۷ سے ۱۹۶۲ء تک آپ ضلعی سیکرٹری تعلیم و تربیت سیکرٹری رشتہ ناطہ اور سیکرٹری امور عامہ تینوں عہدوں پر کام کرتے رہے ۱۹۶۲ء میں شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے آپ کو نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی مقرر فرمایا اور ساتھ ہی آپ سیکرٹری امور عامہ کے فرائض بھی سر انجام دیتے رہے ان دنوں میں آپ کی رہائش پاکستان کوارٹرز میں تھی اسی دوران ۶۰ سال کی عمر میں ۱۹۶۳ کو آپ ریٹائر ہوئے اور سرکاری کوارٹر چھوڑ کر اپنے مکان واقعہ پیر الٰہی بخش کالونی میں رہائش پذیر ہوئے۔

۱۹۶۵ء میں مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی منتخب ہوئے اور آپ بدستور سیکرٹری امور عامہ رہے ۱۹۷۱ء میں آپ کو حلقہ پیر کالونی کا صدر مقرر کیا گیا اس وقت بیت الحمد مارٹن روڈ اپنی موجودہ شکل میں نہیں تھی۔ صرف ایک چھپر تھا چنانچہ ۱۹۷۷ء میں آپ نے خود اور اپنے بچوں سے ۲۵۰۰۰ ہزار روپے جمع کئے اور ۲۵۰۰۰ ہزار ڈاکٹر انصاری سے اور کچھ دوسرے احباب سے وصول کر کے جس میں مکرم سلطان طاہر شامل ہیں ایک لاکھ سے زائد رقم جمع کی اور امیر صاحب کی اجازت سے محکمہ متعلقہ سے نقشہ منظور کروا کے بیت الحمد کی تعمیر شروع کروائی اسی دوران امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے ایک کمیٹی برائے وعدہ جات بیت الحمد بنائی جس کے ممبر مکرم شریف احمد وڑائچ مکرم صغیر احمد چیمہ اور مولوی عبدالمجید صاحب تھے چنانچہ اس کمیٹی نے گیارہ لاکھ کے وعدے لئے اور وصولی کی ۱۹۷۸ء میں ابھی بیت الحمد زیر تعمیر تھی کہ آپ کو لندن کانفرنس میں شرکت کا موقع ملا لندن میں کانفرنس کے بعد آپ نے اپنی ایک صاحبزادی کے ہاں ۳ ماہ قیام کیا وہاں سے آپ امریکہ اپنی دوسری صاحبزادی کے ہاں چلے گئے ۳ ماہ قیام کے بعد آپ قطر چلے گئے جہاں آپ کے ۳ صاحبزادے ملازم ہیں ۱۹۷۹ء کے وسط میں کراچی واپس آئے اور اپنے عہدے صدر حلقہ پر کام شروع کیا اور ساتھ ساتھ سیکرٹری امور عامہ بھی رہے۔

۱۹۷۰ء میں امیر صاحب کراچی نے مجلس انصار اللہ نئی تشکیل دی اور ۴ مجالس بنائیں آپ کو مجلس مارٹن روڈ کا زعیم اعلیٰ نامزد کیا اور حلقہ مارٹن روڈ میں اس وقت ابی سینیا لائن۔ سوسائٹی۔ اور محمد علی سوسائٹی شامل تھے۔ آپ نے اپنے اس عہدے کا حق ادا کرتے ہوئے مسلسل ۳ سال علم انعامی حاصل کرنے کی سعادت پائی۔

آپ ایک مستجاب الدعوات شخصیت تھے آپ حضرت بانی سلسلہ کی یہ دعا (کہ اے خدا مجھے عمر اور اولاد میں خارق عادت طور پر بڑھا) کثرت اور نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتھ کرتے رہے جس کے نتیجے میں اللہ نے آپ کو ایک لمبی عمر بخشی اور آپ کی اولاد کو بھی کثرت کے ساتھ زندگی عطا فرمائی اس وقت آپ کی ۵ بیٹیاں ۴ بیٹے اور ۲۷ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں اس طرح آپ نے ترئی نسلاً بعیداً کا نظارہ دیکھا آپ نے مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۱۹۲۳ء میں ۱/۸ حصہ کی وصیت کی اور حصہ جائیداد ادا کرنے کے بعد اب تک حصہ آمد ادا کرتے ہیں اسی طرح وقف جدید و تحریک جدید کے معاونین خصوصی میں شامل رہے اور اپنی وفات یافتہ بیوی کی طرف سے ۲۵۰ اور اپنے وفات یافتہ بیٹے کی طرف سے بھی ۲۵۰ روپے ادا کرتے رہے آپ فرماتے تھے میں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

مسجد ابراہیمی میں قتل عام کے بعد رد عمل

مسجد ابراہیمی میں یہودی مہاجر کے ہاتھوں ۶۰ فلسطینیوں کے قتل عام کے بعد فلسطینی پوچھ رہے تھے کہ یاسر عرفات کہاں ہے اور وہ امن کہاں ہے جس کی وہ ہمیں خوشخبری دے رہا تھا۔ نعیم خواسمع جو کہ ہبرون شہر جہاں یہ واقعہ ہوا کا ایک کریانہ فروش ہے نے کہا کہ میں سو فیصد پی۔ ایل۔ او کا حمایتی ہوں لیکن اس واقع نے میری حمایت کو متزلزل کر دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم امن کے خواہاں ہیں لیکن اس امن کے بدلے یہودی ہمیں کیا دے رہے ہیں؟ قتل عام!

ہبرون کے ایک دوسرے شہری اور نعیم کے ہمسایہ نے کہا کہ ہمیں امن مذاکرات کو اس وقت تک ختم کر دینا چاہئے جب تک کہ اسرائیلی فوج ان مہاجروں کو ہمارے علاقے سے باہر نہ نکال دے اس نے کہا کہ کم از کم یہ تو ہونا چاہئے کہ ان لوگوں سے اسلحہ واپس لے لیا جائے۔

اس قتل عام نے امریکی حکومت کو بھی ایک جھٹکا دیا ہے اور اسی اثر کے تحت بل کلنٹن نے اسرائیلی اور فلسطینی زعماء کو مذاکرات کے لئے واشنگٹن مدعو کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مذاکرات اس وقت تک جاری رہنے چاہئیں جب تک کہ محدود فلسطینی آزادی کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہو جاتا۔

اس واقعہ سے یاسر عرفات کی ساکھ کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور فلسطینی اس کے مجوزہ امن پر مزید شکوک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہی یاسر عرفات نے کہا ہے جب تک عام فلسطینیوں کو مقبوضہ علاقوں میں تحفظ نہیں ملتا ہم صدر کلنٹن کی دعوت قبول نہیں کر سکتے۔

دریں اثنا اسرائیل نے ایسے مشکوک لوگوں کے لئے بغیر مقدمہ کے نظر بندی اور اسلحہ رکھنے کی پابندی اور آزادانہ گھومنے پھرنے پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ اسرائیلی حکومت نے ۸۰۰ سے ۱۰۰۰ فلسطینیوں کو رہا کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اسرائیلی حکومت کا خیال ہے کہ ان فیصلوں سے دوبارہ مذاکرات شروع کرنے میں آسانی پیدا ہو گی۔ لیکن فلسطینی رہنماؤں نے ان اقدامات پر بے اطمینانی کا اظہار کیا ہے۔ یروشلم شہر کے پی۔ ایل او کے رہنما فیصل حسینی نے کہا کہ ہمارا واسطہ ایک بہت ہی خطرناک اور ظالم جماعت سے ہے۔ یہ ان کی گرفتاریوں کا مسئلہ نہیں بلکہ ان کو یہاں سے باہر نکال پھینکنے کا سوال ہے۔

اردن کے حمص گروپ کے ترجمان ابراہیم گوشے نے کہا ہے کہ یہ قتل عام ان مذاکرات کے لئے موت کا وارنٹ ثابت ہو گا۔

اگرچہ اسرائیلیوں کا خیال ہے کہ مسجد پر اس حملے کے نتیجہ میں مذاکرات میں تیزی پیدا ہو گی۔ لیکن یہ امر بالکل واضح ہے کہ اسرائیلی پہلے جس اعتماد اور وثوق سے ان مذاکرات میں حصہ لے رہے تھے اب اس واقعہ کے بعد ان کی پوزیشن بہت کمزور ہو گئی ہے۔

خلیج کی جنگ؟

درپردہ مقاصد

لندن فنانشل ٹائمز کے نامہ نگار ایلن فریڈ مین نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس نے بتایا ہے کہ گلف وار کے عالمی سکینڈل کے پیچھے اصل کہانی کیا ہے اس کتاب میں اس نے اس طریقہ واردات کی نشان دہی کی ہے جس پر عمل کرتے ہوئے مغربی ممالک نے ایک ظالم ڈکٹیٹر کی فوجی طاقت کو اپنے ہاتھوں تقویت پہنچائی۔ کتاب کا نام ہے

Spiders web Bush, Saddam, Thatcher and the decade of deceit

اس کتاب میں مصنف نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ صرف تیل اور مال و دولت کی حرص ہی تھی جس نے مغربی ممالک کو صدام کو گلے لگانے کی تحریص پیدا کی اور سچ کو دنیا سے چھپائے رکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ وائٹ ہاؤس اور ڈاؤننگ سٹریٹ دونوں نے کانگرس اور پارلیمنٹ کی اتھارٹی کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کی اور ۱۹۸۰ء کے تمام دہاکے میں طاقت کا غلط استعمال ان ملکوں کا قانون بن گیا تھا۔ ریگن کی حکومت کے سرکاری افسروں نے خود عراق کو غیر قانونی اسلحہ جن میں کلسٹر بم بھی شامل تھے کی فروخت کی نگرانی کی۔ ویسے عراق کے لئے مغربی ممالک کی محبت کوئی نئی چیز نہیں۔ بعث پارٹی کو ۱۹۶۳ء کے انقلاب کے لئے صدام کو اسلحہ بھی انگریزی گورنمنٹ نے ہی مہیا کیا تھا جس کی پشت پناہی امریکہ نے بھی کی تھی ایران کے ۱۹۷۹ء کے اسلامی انقلاب کے بعد عراق کو اس کے خلاف ایک قلعہ سمجھا گیا۔ اور ایران عراق جنگ کے دوران امریکہ ایران کے خلاف درپردہ جنگ لڑتا رہا اور سی آئی اے نے امریکن آئل کمپنی کے ہیلی کاپٹرز کو اندرون ایران حملوں میں استعمال کرنے کے لئے عراق کو مہیا کئے۔ سی آئے اے کو ان اربوں ڈالر کے خفیہ قرضوں کا اچھی طرح علم تھا جو اٹلانٹا۔ امریکہ کے اٹالین بینک نے عراق کو مہیا کئے تاکہ وہ اپنے نیوکلیر اور کیمیکل اسلحہ کے پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکے۔ ۱۹۸۰ء کے دہاکے کے آخر میں واشنگٹن نے ۵۔ ارب ڈالر کی زرعی اشیا کے عراق کو ایکسپورٹ کے لئے ضمانت دی۔ جو کہ اردن کی بندرگاہ عقبہ بھیجی گئیں جہاں ان زرعی اشیا کے بدلے عراق نے اسلحہ کا سودا کیا۔ اسی طرح اس بینک نے بہت بڑے بڑے قرضے یوروپ اور امریکہ سے سازو سامان خریدنے کے لئے عراق کو دیئے۔

برطانیہ جو کہ ہمیشہ امریکہ کا بہت بڑا اتحادی رہا ہے وہ بھی اس سکینڈل میں ملوث رہا ہے۔ اپنے ہی ملک کے قوانین اور ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسز تھیچر عراق کی ہمیشہ مدد کرتی رہی۔ اور اس وقت بھی جان میجران کی گورنمنٹ میں ایک انتہائی اہم آدمی تھے۔ لیکن ان دونوں نے عدالت میں بیان دیا کہ ان کو ان سودوں کا کوئی علم نہیں ہے جو کہ انتہائی جھوٹا بیان تھا۔ سربراہ حکومت اور اس کے خاص نائب کو بھلا اس کا علم کیسے نہیں ہو سکتا تھا۔

حیرت کی بات ہے کہ جب گلف وار زوروں پر تھی اور امریکن بمبار دن رات بغداد پر آگ اور لوہا برسا رہے تھے ٹیونس میں سی آئی اے اور حکومت عراق کے ایجنٹ سام میزائلز کی فروخت کی بات چیت میں مشغول تھے۔

جنگ کے خاتمہ پر جب تمام بڑے بڑے لوگوں نے اس بات کا سختی سے نوٹس لیا اور کہا کہ اسلحہ کی خرید و فروخت مکمل طور پر ختم کی جانی چاہئے۔ اس وقت سے لے کر اب تک مغربی ممالک نے مشرق وسطیٰ کے ممالک کو ۴۵۔ ارب ڈالر کا اسلحہ فروخت کیا ہے۔

کیا اس بات سے امن کے منافقانہ دعووں کا کھوکھلا پن ثابت نہیں ہوتا۔

عراق کو برطانوی اسلحہ کی فراہمی کی تردید

برطانیہ کی میٹرکس چرچل مشین ٹول کمپنی پر ۱۹۹۲ء میں اس الزام پر مقدمہ چلایا گیا کہ اس نے غیر قانونی طور پر ہتھیار بنانے والی مشینیں عراق کو برآمد کیں۔ جبکہ اقوام متحدہ نے عراق کو اسلحہ اور اسلحہ تیار کرنے والی مشینوں کی برآمد سے منع کیا ہوا تھا۔ لیکن ایک عجیب و غریب صورت حال اس وقت پیدا ہو گئی جب ایک پچھلی برطانوی گورنمنٹ کے سابق وزیر نے عدالت میں یہ گواہی دی کہ اس کے زمانے کی گورنمنٹ عراق کے لئے اس قسم کی برآمدات میں ممد و معاون رہی ہے اور مقصد اس گورنمنٹ کا یہ تھا کہ اس برآمد کرنے والی کمپنی کے عراق کے ساتھ تعلقات کو اپنی جاسوسی کی سرگرمیوں کے لئے استعمال کرے۔

اس مقدمہ کے دوران پیدا ہونے والی اس صورت حالات کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوا کہ گورنمنٹ کے ایسے مسودات اور کاغذات جو کہ عراق کو اسلحہ کی فروخت کے متعلق خفیہ قسم کے تھے وہ بھی عدالت میں پیش کئے گئے اور اس طرح اخبارات اور پبلک کو ان کا علم ہو گیا۔ اور اس سے ظاہر ہو گیا کہ اس قسم کی برآمدات میں پچھلی دو برطانوی حکومتوں کے اعلیٰ ترین حکام بھی ملوث تھے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس قسم کی برآمدات عراق کے کویت پر حملہ کے وقت تک جاری رہیں۔ حالانکہ ۱۹۸۰ء کے تمام دہاکے میں اقوام متحدہ نے عراق کو اس قسم کی برآمدات پر پابندی لگا رکھی تھی۔

برطانوی حکومت کے اس وقت کے وزیر خزانہ کیتھ کلارک، ڈیفنس سیکرٹری میلکالم رف کائیڈ اور سوشل سیکیورٹی سیکرٹری پیٹر للی نے عدالت کو بتایا تھا کہ انہوں نے ان کاغذات کو جو کہ عراق کو ہتھیار فروخت کئے جانے کے متعلق تھے عدالت میں نہ پیش کئے جانے کے متعلق احکامات جاری کئے تھے لیکن انہوں نے کہا کہ انہوں نے ایسا ملکی سلامتی کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا تھا۔ لیکن ان ادوار کے وزرائے اعظم جیمز کیلاگان اور ایڈورڈ ہیتھ نے دی ٹائمز کو لکھے گئے خطوط کے ذریعے اس بات کی نفی کی اور کہا کہ انہیں اس بات کے متعلق کوئی علم نہیں ہے کہ ان وزراء کو کس قسم کی مجبوری تھی کہ انہوں نے ایسے احکامات جاری کئے۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱

جو لوگ نبی کے دست و بازو ہوتے ہیں اللہ کا نبی ان کو اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ نبی کے نور سے نور حاصل کرتے ہیں۔ اس کے فیض سے فیض پاتے ہیں اور وہ چمک اٹھتے ہیں۔ یہ بات انبیاء کے فیض اور عطا کے اظہار کے لئے کی گئی ہے۔ کہ نبی کا قرب روشنی بخشتا ہے اور نبی کی دوری اس روشنی کو ہٹا دیتی ہے اللہ تعالیٰ یہ بتاتا ہے کہ اگر روشنی چاہتے ہو تو موسیٰ کے ہاتھ کی طرح حضرت نبی کریم ﷺ کی تعلیم کے ساتھ چمٹ جاؤ تب تم نور پا جاؤ گے۔

اس آیت میں مذکور غلّ کے لفظ میں خیانت کا ایک مفہوم امام رازی نے یہ بیان فرمایا ہے کہ جب قصاب کسی جانور کی کھال اتارتا ہے تو دانستہ یا نادانستگی سے گوشت کا معمولی سا حصہ کھال کے ساتھ لگا رہنے دیتا ہے۔ یہ بھی خیانت ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے یہ بات ظاہر کی ہے کہ یہ سوال بھی پیدا نہیں ہوتا کہ کھال کے ساتھ جو معمولی سا چھچھڑا گوشت کا رہ جاتا ہے' نبی اتنی بھی خیانت کرے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ جنگ احد کے ذکر میں اس بات کے بیان کی کیا ضرورت تھی؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ تمام مفسرین یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جنگ بدر کے موقع پر اتری تھی اس وقت کسی بدبخت منافق نے آنحضرت ﷺ پر خیانت کا جھوٹا اور مکروہ الزام لگایا تھا۔ اسی وقت یہ الزام جھوٹا بھی ثابت ہو گیا تھا۔ عیسائی مستشرقین اس بات سے متاثر ہو کر کہتے ہیں کہ یہ بدر کے واقعہ کی آیت تھی بعد میں یہ اس جگہ پر جنگ احد کے واقعات میں اس لئے جڑی گئی تھی۔ کہ ان کے بقول درہ چھوڑ کر بھاگنے والوں کو یہ بات یاد آ گئی تھی۔ نعوذ باللہ۔ اور ان کو شبہ ہوا کہ کہیں مال غنیمت میں سے ہمارا حصہ رہ نہ جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ خیانت اور کینے کا لفظ تو ان مستشرقین پر صادق آتا ہے کہ ذرا سے اشارے پر ان کے دل کے کینے اچھل کر باہر آ جاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہاں پر درے کو چھوڑنے والوں کا ذکر ہے۔ وہ لوگ خاصا عرصہ تو اپنے امیر سے بحث کرتے رہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا منشاء کیا تھا۔ اس میں خاصا وقت لگ گیا۔ پھر کسی نے یہ طے نہیں کیا کہ درے سے میدان جنگ کا فاصلہ کتنا تھا۔ یہ فاصلہ خاصا تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ درہ چھوڑ کر جانے والوں کو بھی کوئی جلدی نہ تھی۔

مستشرقین کی فرضی باتیں

حضرت صاحب نے فرمایا یہ ایسے خبیثانہ خیالات ہیں کہ ویری جیسا متعصب مستشرق بھی اس کو رد کر دیتا ہے کہ بہت دور کی کوڑی لائی گئی ہے۔ وہ لوگ دوڑے ضرور مال غنیمت ہی کے لئے تھے مگر آنحضرت ﷺ پر کوئی حرف نہ لائے جب یہ تیر انداز درہ چھوڑ کر میدان جنگ میں پہنچے تو وہاں منظر نامہ ہی بدل گیا تھا۔ کوئی ایسی روایت نہیں ملتی جس سے پتہ چلتا ہو کہ آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کو ڈانٹا ہو۔ یا انہوں نے وہاں جا کر کوئی سامان لوٹا ہو۔ اس لئے یہ ساری باتیں فرضی ہیں یہ مستشرقین اپنی طرف سے کہانیاں بناتے چلے جاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا قرآن کریم یہاں جو لفظ استعمال فرماتا ہے اس سے صرف حضرت نبی کریم ﷺ کا دفاع ہی مراد نہیں ہے بلکہ سب نبیوں کا دفاع کیا گیا ہے۔ یہ موقعہ جنگ احد کا ہے یہاں پر اللہ تعالیٰ یہ بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ جس کو امانت کا حقدار بناتا ہے اس سے ادنیٰ سا بھی ثبات قدم میں کمی نہیں ہوتی۔ یہ آنحضرت ﷺ کے ثبات قدم کا فیض تھا کہ ہاری ہوئی جنگ جیت لی گئی۔ حضرت نبی پاک نے عزم محکم سے کام لیا اور امانت کا جو حق آپ کے سپرد ہوا تھا اس کو آپ نے بہ تمام و کمال ادا کر کے دکھا دیا۔ یہاں پر تمام انبیاء کی معصومیت کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ قرآن کریم کا کمال ہے کہ وہ تمام نبیوں کو معصوم قرار دیتا ہے جبکہ عیسائیت حضرت مسیح کے سوا تمام انبیاء کو گنہگار تسلیم کرتی ہے

اس ضمن میں حضرت صاحب نے حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر فرمایا جن کے بارے میں یہ بات محل نظر قرار دی جاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو شجر ممنوعہ کی طرف جانے سے منع کیا گیا تھا۔ لیکن وہ اس کی طرف گئے۔ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت صاحب نے فرمایا کہ خطاء انبیاء کی عصمت کے خلاف نہیں۔ کیونکہ خیانت وہ ہے جس میں ارادہ شامل ہوتا ہے جبکہ خطا نادانستہ ہوتی ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ اس حرکت میں آدم کا ارادہ شامل نہ تھا اس لئے ہم نے ان کو معاف کر دیا۔ یہ ایک بلاارادہ غلطی تھی۔ یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے ایک شخص نیکی کے نام پر کوئی قدم اٹھاتا ہے بعد میں اسے پتہ چلتا ہے کہ یہ غلطی تھی۔ ایسا انسان غلطی خوردہ ضرور ہے مگر گنہگار نہیں ہوتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ امریکہ میں کثرت سے ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ شکاری نے ہرن پر گولی چلائی مگر وہ غلطی سے کسی انسان کو جا لگی۔ عدالت ایسے موقع پر ایسے شخص کو بری کر دیتی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ ان سے بلا ارادہ غلطی ہوئی۔ پھر بھی ان کو اس کا اتنا احساس تھا کہ ان کا ضمیر ان کو معاف نہ کرتا تھا اور وہ چھپتے پھرتے تھے۔ تب اللہ نے فرمایا کہ میں تم کو معاف کرتا ہوں تم نے کوئی غلطی نہیں کی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ تو اپنے پاکیزہ بچپن سے ہی امین کہلاتے تھے۔ نبوت تک آپ کو جبکہ آپ کی عمر ۴۰ سال ہو گئی اور بڑھاپے کا آغاز ہو گیا تو آپ کو اس وقت تک امین کہا جاتا تھا۔ ایسے امین پر ایک جھوٹے الزام کا ذکر کر دینا اور اس کی صفات حسنہ کا ذکر نہ کرنا جو ایسی کسی بھی جھوٹی بات کو کلیتہ" رد کرتا ہو ابڑا ہی ظلم ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک امانت ہمارے بھی سپرد ہے کہ ہم حضرت نبی کریم ﷺ کے تقدس کی حفاظت کریں اگر ہم اس کی حفاظت نہ کریں گے تو خیانت کے مرتکب ہوں گے۔ ایک ادنیٰ شخص بھی حضرت نبی کریم ﷺ کے کردار کے پیش نظر اس بات کو درخور اعتنا نہیں سمجھے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ عیسائی مستشرقین جب قرآن کی تفسیر کرتے ہیں تو یہ کیوں نہیں بتاتے کہ حضرت مسیح علیہ السلام پر بھی الزام لگا تھا۔ حضرت مریم علیہا السلام پر بھی الزام لگا تھا۔ نیوزی لینڈ کے ایک پادری نے تو ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس الزام کو درست قرار دیا گیا ہے۔ قرآن نے یہود پر لعنت کی ہے کہ انہوں نے پاکباز مریم پر الزام لگایا وہ صدیقہ تھی۔ یعنی پاک عورتوں میں بھی اس کا اعلیٰ مقام تھا۔ یہ قرآن کریم کا احسان ہے کہ اس نے حضرت مریمؑ پر سے الزام دور کیا ورنہ ہمارے پاس کوئی وجہ نہ ہوتی کہ ہم حضرت مریمؑ پر سے اس الزام کو دور کر سکتے۔ ان کے واقعہ میں الزام کو قبول کرنے کے جتنے موجبات ہو سکتے تھے وہ سب موجود ہیں لیکن وہ قرآن جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل پر نازل ہوا اس کی عظمت دیکھیں کس شان سے اس نے حضرت مریم پر لگنے والے الزام کی نفی کی ہے۔ اور الزام لگانے والوں کو ملعون و مردود قرار دیا ہے۔

اور کہا ہے کہ مریم کا کردار اس قدر پاک تھا اور ایسا عظیم الشان تھا کہ ان پر الزام لگانے والے لعنت کے حقدار ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا کردار تو سب کے سامنے واضح تھا۔ اور سب کے سامنے کھلا تھا۔ جب تک آپؐ نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا تمام قوم آپ کو امین کہتی رہی۔ اور نبوت کے بعد بھی کسی شخص کو جرأت نہیں ہوئی کہ وہ آپؐ کو غیر امین کہتا۔

بقیہ صفحہ ۴

دعا کرتا رہا کہ اے اللہ ایسے سامان پیدا کر دے کہ میں آخر دم تک کسی رنگ میں بھی ایک پیسہ کا بھی اولاد کا محتاج نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے "جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا" "اور جو اللہ پر توکل کرے وہ اس کے لئے کافی ہے' (القرآن) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کشائش کے سامان پیدا کر دیئے اور اللہ کی توفیق سے انہوں نے ہاؤسنگ سوسائٹی میں ایک بنگلہ تیار کروایا اور ۴ سال قبل آپ نے فیصلہ کیا کہ اس کوٹھی کو بیچ کر اپنی زندگی میں ہی اولاد میں تقسیم کر دیں چنانچہ آپ نے اس کو فروخت کر کے تمام اولاد میں ان کے حصے کے مطابق تقسیم کر دیا اور اپنی تمام اولاد کو اپنی زندگی میں ہی لکھ پتی بنا دیا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں ؎

زبزلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود می شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہوتا اگر انسان میں یہ ہمت پیدا ہو جائے تو خدا خود مدد کرتا ہے۔

آپ نے اپنی فوت شدہ بیوی اور فوت شدہ بیٹے کے حصے کے ایک لاکھ روپے بیوت الحمد ربوہ میں ادا کر دیئے اور کچھ رقم اپنے پاس رکھ لی تاکہ جس مقصد کے لئے وہ دعا کرتے رہے وہ پورا ہو جائے۔ اس رقم سے جو ان کے پاس تھی اپنے اخراجات خود ادا کرتے رہے اور ۲۰۰۰ روپے ماہانہ اپنے محلے کے غیر از جماعت بیواؤں' یتیموں' مسکینوں اور ضرورت مندوں میں باقاعدگی

سے تقسیم کرتے رہے اس طرح سے انہیں یہ توفیق ملی کہ ساری زندگی انہوں نے اپنی اولاد سے ایک پیسہ وصول نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۵

للّی جو کہ اس وقت تجارت کے سیکرٹری تھے نے کہا کہ ان کو پہلے ہی خدشہ تھا کہ اس مقدمہ سے بہت سارے مسائل کھڑے ہو جائیں گے انہوں نے مزید کہا کہ اصل بات تو یہ ہے کہ ان خفیہ کاغذات کو پبلک سے بچانے کے لئے یہ مقدمہ دائر ہی نہیں کیا جانا چاہئے تھا۔

جہد مسلسل کی عمدہ مثال

○ محترمہ آسیہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے حصول تعلیم کے لئے مسلسل جدوجہد اور انتھک محنت کی ایک عمدہ مثال قائم کی ہے۔

میٹرک پاس کرنے کے بعد جنوری ۸۱ء میں آپ کی شادی ہو گئی۔ اکتوبر ۸۱ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کو پہلے بیٹے سے نوازا اور ستمبر ۸۳ء میں دوسرا بیٹا پیدا ہوا۔ دونوں بچے اپریشن سے ہوئے جن سے صحت کافی متاثر ہوئی پھر ۱۹۸۴ء میں ڈبل نمونئے کی وجہ سے سخت علیل رہیں۔ گھریلو ذمہ داریاں' بچوں کی پرورش' سرکاری و غیر سرکاری ملازمت' بیماریوں اور دیگر مشکلات کے باوجود آپ نے پرائیوٹ طور پر بی۔ ایڈ اور ڈبل ایم اے تک تعلیم حاصل کی جس کا مختصر ساخاکہ درج ذیل ہے۔

اگست ۸۴ء میں آپ نے ۱۱۰۰/ ۵۶۴ نمبر لیکر سیکنڈ ڈویژن میں ایف۔ اے پاس کیا۔ جنوری ۸۷ء میں ۸۰۰/ ۴۱۷ نمبر لے کر سیکنڈ ڈویژن میں بی اے پاس کر لیا۔ بی اے کرنے کے بعد گرین ماڈل سکول دارالعلوم غربی ربوہ اور ماڈرن ایجوکیشن سنٹر عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پرائیوٹ سروس جائن کی۔ فروری ۸۹ء میں آپ کو بطور ٹیچر کوٹ قاضی مڈل سکول میں سرکاری ملازمت مل گئی۔ جو تاحال جاری ہے۔ دوران ملازمت ۹۰ء میں ۱۱۰۰/ ۶۴۰ نمبر لیکر سیکنڈ ڈویژن میں بی ایڈ کا امتحان پاس کر لیا۔ ۱۹۹۱ء میں پہلا ایم اے اسلامیات میں پاس کیا۔

۱۹۹۳ء میں ایم اے اردو کا امتحان دیا جس دن پہلا پرچہ تھا اس دن آپ بیمار ہونے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل تھیں۔ ہسپتال ہی سے ربوہ ٹی آئی کالج میں پیپر دینے گئیں اور خدا کے فضل سے سیکنڈ ڈویژن میں ایم اے اردو بھی پاس کر لیا ہے۔

جولائی ۱۹۹۳ء ہی میں دو بیٹیوں کے بعد ایک بیٹی سے خدا تعالیٰ نے نوازا جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ پہلے دونوں بیٹے بھی وقف ہیں۔

یہ تمام مراحل آپ نے ہمت' حوصلہ' صبر و شکر اور سخت محنت کے ساتھ ساتھ شب و روز دعاؤں سے طے کئے اور یوں کامیابیوں کا حصول ممکن ہوا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس محنت و کاوش کو سلسلہ کے لئے مبارک کرے اور مزید ثمرات حسنہ کا پیش خیمہ بنائے۔

بقیہ صفحہ ۱

رکے۔

موصوفہ کا جنازہ لاہور سے ساڑھے نو بجے رات ربوہ پہنچا۔ ۷ مارچ کو صبح کی نماز کے بعد مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب بھامڑی نے نماز جنازہ پڑھایا جس کے بعد قبرستان نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی نے دعا کرائی۔ احباب کرام سے موصوفہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ناصر محمود خان صاحب ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر ابن محترم ماسٹر عبدالواحد صاحب تین اور چار مارچ ۱۹۹۴ء کی درمیانی شب سی ایم ایچ لاہور میں انتقال فرما گئے۔ ان کی نماز جنازہ ۴۔ مارچ ۱۹۹۴ء کو بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ جس کے بعد عام قبرستان نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولوی محمد احمد صاحب درویش نے دعا کرائی۔ آپ مکرم عبدالرشید تبسم صاحب کارکن وقف جدید کے بڑے بھائی تھے آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ۳ بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب کرام سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم حمید الدین اختر صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی ربوہ کی ہمشیرہ صاحبہ بیمار ہیں۔

احباب ان کے لئے دعا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 7-مارچ- 1994ء
سردی کم ہو رہی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے صوبہ سرحد اسمبلی کے دو ارکان شاد محمد خان اور سید اختر حسین شاہ کی رکنیت کی بحالی سے متعلق پشاور ہائی کورٹ کے عبوری فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ اور ہائی کورٹ کو ہدایت کی ہے کہ ان ارکان کی بحالی کے بارے میں مقدمے کی سماعت تین ہفتے میں مکمل کی جائے۔ مزید کہا گیا ہے کہ مقدمے میں مسلم لیگ نواز گروپ پارلیمانی پارٹی کے ارکان کو بھی فریق بنایا جائے۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر ہم توانائی اور آبادی کے مسائل پر قابو پالیں تو معیشت کنٹرول میں آسکتی ہے۔ ۱۸ ماہ کے اندر ملکی اقتصادیات کو نیا رخ دے دیا جائے گا جس کے بعد ملک خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا ہم نے مختصر عرصہ میں بھارت کو عالمی سطح پر تنہا کر دیا ہے۔ لیکن کشمیر پر اپوزیشن کا رویہ مایوس کن ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نادہندگان کے ساتھ کوئی رعایت نہیں ہوگی گرفتاریاں بھی ہوں گی اور سزائیں بھی۔

○ حکومت آٹھویں پنجسالہ منصوبہ کے دوران بجلی کی پیداوار کے متعلق پروگرام کے لئے نجی شعبہ میں ایک کھرب دو ارب روپے کی سرمایہ کاری چاہتی ہے۔ سرمایہ کاری کے لئے فضا پرکشش بنانے کی غرض سے ٹاسک فورس نے پالیسی اصلاحات اور بنیادی تبدیلیاں تجویز کر دی ہیں۔ اور مالی اداروں کے قیام کی پالیسی بھی تیار ہو گئی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں مئی میں بڑھا دی جائیں گی انہوں نے کہا ابھی سے تنخواہیں بڑھانے سے ضمنی بجٹ لانا پڑے گا۔ اور یہ اضافہ جون سے لاگو ہوگا۔

○ ایران نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کو اپنے اختلافات دو طرفہ مذاکرات کے ذریعے طے کرنا چاہئیں۔ ان خیالات کا اظہار ایران کے وزیر خارجہ نے بھارتی وزیر خارجہ سے ملاقات کے دوران کیا۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ تاریخی ہے اور اب امید کرنی چاہئے کہ ہارس ٹریڈنگ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ آئین، قانون، اخلاقی قدروں اور اعلیٰ جمہوری روایات کے عین مطابق ہے اور اس فیصلہ نے سیاست کا صحیح رخ متعین کر دیا ہے۔

○ صوبہ سرحد کے معطل وزیراعلیٰ پیر صابر شاہ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ میں ہمیں اخلاقی فتح ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کے لئے ہارس ٹریڈنگ کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ ورنہ سیاست باقی نہیں رہے گی۔

○ سرحد اسمبلی میں قائد حزب اختلاف آفتاب شیرپاؤ نے کہا ہے کہ ہم سپریم کورٹ کے فیصلے کو کھلے ذہن سے تسلیم کرتے ہیں۔ اور پشاور ہائی کورٹ میں اپنا موقف مزید واضح کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عوام نے جو ذمہ داری سونپی ہے وہ پوری کریں گے یہ جمہوریت کی بقا کی جنگ ہے۔

○ پاکستان کے سابق نگران وزیراعظم معین قریشی نے چین اور آسیان ممالک کے لئے ایک ارب ڈالر کے فنڈ کا اعلان کیا ہے جس سے پاکستان بھی فائدہ حاصل کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اقتصادی صورتحال بہتر ہوئی ہے اور پاکستان کی موجودہ حکومت بیرونی سرمایہ کاری کے ضمن میں صحیح سمت کی طرف جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ اس فنڈ کا زیادہ حصہ چین کو ملے گا مگر فنڈ پر کشش حالات پر پاکستان میں بھی سرمایہ کاری کرے گا۔

○ صوبہ سرحد کے معطل شدہ وزیراعلیٰ اور سپیکر سرحد اسمبلی کی طرف سے گورنر راج کے خلاف دائر کی گئی رٹ درخواست کی سماعت سپریم کورٹ میں اپریل کے پہلے ہفتہ میں ہوگی۔

○ وفاقی حکومت نے مسلم لیگ کے سربراہ میاں نواز شریف کو ہیلی کاپٹر استعمال کرنے سے روک دیا ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر ازبکستان سے حاصل کیا گیا تھا۔ اس حکومتی فیصلہ سے میاں نواز شریف کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔

○ یوروپی پارلیمنٹ کے سفیروں کی طرف سے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی بڑے پیمانے پر خلاف ورزیوں پر اظہار تشویش کیا گیا ہے۔ ناروے اور سویڈن کے سفیروں نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں بین الاقوامی قانون اور انسانی حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن انتقامی سیاست میں ملکی مفادات کو داؤ پر نہ لگائے۔ انہوں نے کہا کہ احتجاجی تحریک کے نام پر امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش ناکام بنا دی جائے گی۔ حکومت افراتفری پھیلانے والوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے رکن قومی اسمبلی مرزا ناصر بیگ کے خلاف صدارتی ریفرنس خارج کر دیا گیا۔

○ پاکستان نے نیوزی لینڈ کے خلاف دوسرا ایک روزہ بین الاقوامی میچ ۳۶ رنز سے جیت لیا۔ اس میچ کو جیت کر پاکستان کو سیریز میں دو صفر کی برتری حاصل ہو گئی ہے۔ اس میچ میں وسیم اکرم مین آف دی میچ قرار پائے۔

○ ایم کیو۔ایم سے تعلق رکھنے والے تین حق پرست ارکان سندھ اسمبلی نے اس خبر کی تردید کی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ انہوں نے پیپلز پارٹی کی حکومت کو اپنے تعاون کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم عوام کے ووٹوں کا سودا اور قائد سے بے وفائی نہیں کر سکتے۔

○ پیپلز پارٹی نے اس بات کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے کہ سینیٹ کا چیئرمین پیپلز پارٹی ہی سے ہوگا۔ حکومتی ذرائع کی طرف سے ۴۵ سینیٹروں کی حمایت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

○ افغانستان کے وزیراعظم گلبدین حکمت یار نے امدادی قافلے کو کابل میں داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ سامان صدر ربانی حکمت یار اور شیعہ حزب وحدت کے زیر قبضہ علاقوں میں تقسیم ہوگا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے ایک مرتبہ پھر حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ نگران وزیراعظم معین قریشی کے دور میں کئے جانے والے معاہدوں کے مطابق منشیات کے دھندے میں ملوث افراد کو فوری طور پر امریکہ کے حوالے کر دے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے وسیم سجاد کو امیدوار نامزد کر دیا ہے اور جماعت اسلامی ایم۔کیو۔ایم جمہوری وطن پارٹی سرحد اور فاٹا کے ارکان سینیٹ سے مذاکرات کے لئے وفود تشکیل دے دیئے ہیں۔

○ سینئر صوبائی وزیر مخدوم الطاف احمد نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ آزاد ارکان کی جونیجو لیگ میں شمولیت ہمارے گھر کا معاملہ ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ ہمارے اقتصادی "ماہرین" نے قومی معیشت تباہی کے کنارے پر پہنچا دی ہے انہوں نے کہا کہ دفاعی اخراجات زیادہ ضروری نہیں لیکن قومی سلامتی کا تقاضا ہے۔ البتہ مسئلہ کشمیر حل ہو جانے کے بعد فوج کم کی جا سکتی ہے۔

○ واپڈا کے سابق چیئرمین زاہد علی اکبر نے کہا ہے کہ صوبوں کو رائلٹی کا فارمولا غلط ہونے کے سبب بجلی کے نرخوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

فوٹوسٹیٹ مشینیں، ٹائپ رائٹرز
برائے فروخت
سویڈن سے درآمد شدہ CANON اور MINOLTA
کی فوٹوسٹیٹ مشینیں اور الیکٹرک اور MANUAL
ٹائپ رائٹرز اے۔ون کنڈیشن برائے فوری فروخت
موجود ہیں
رابطہ: الاحمد انٹرپرائزز لبرٹی مارکیٹ لاہور
لاہور
فون: 872739-042 871330 فیکس: 524711-042 5711282
رابطہ ربوہ:۔ فون: 323

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
• مدر ٹنکچر • پوٹینسیاں • اور بائیوکیمک کی تمام ادویات، خالی شیشیاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ • شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ پاکستان
فون: آفس ۱۷۷، کلینک: ۶۰۶

• کیا آپ اونچا سنتے ہیں؟
• کیا آپکا بچہ سن اور بول نہیں سکتا؟
• آپ عام انسانوں کی طرح سن سکیں گے
• آپ کا سماعت اور بول چال سے محروم بچہ سن اور بول سکے گا
مندرجہ ذیل سہولیات کیلئے: • آلہ سماعت کی فٹنگ • سماعت کی تشخیص
• آلہ سماعت کی مرمت • ائیر مولڈ EAR MOULD
• سپیچ تھراپی SPEECH THERAPY • راہنمائی اور مشاورت
رابطہ کیلئے: محمد سلیم شاہد آڈیالوجسٹ H-46/2 H-بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 850964 851567